مولای صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان اللہ تعالیٰ کے فرمان جیسا ہے
حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت ابن مسعودؓ مسلکِ حنفی کی بنیاد ہیں
کون افضل ہے اِس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 54 سائیڈ A 1985-12-6)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اِنِ سْتَخْلَفْتَ اگر جناب کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں تو (اچھا) ہو۔ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اِرشاد فرمایا اِنِ سْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ اگر میں کسی کو تمہارے اُوپر اپنا خلیفہ بنادوں وَعَصَیْتُمُوْہُ پھر تم اُس کی بات نہ مانو نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب ہوگا گرفت آئے گی خدا کی، عذاب میں مبتلا ہوجاؤ گے عُذِّبْتُمْ اِس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ کا جو فرمان ہے وہ ایسے ہے جیسے قرآنِ پاک کی آیت اُس کا اِنکار کرنا یہ بھی خدا کے غضب کا سبب ہے جیسے قرآنِ پاک کی آیت کا انکار کرنا کفر ہے خدا کے غضب کا سبب ہے ویسے ہی وہ بھی ہے۔ اِرشاد فرمایا وَلٰکِنْ مَاحَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ فَصَدِّقُوْہُ [1] حذیفہ جو تمہیں بتائیں اُس کو صحیح سمجھنا۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۹

رسول اللہ ﷺ نے حضرتِ حذیفہ ابنِ یمان رضی اللہ عنہ کو بہت سی باتیں بتلا رکھی تھیں جو آگے پیش آنے والی تھیں خصوصًا ایسی کہ جن میں پریشانی ہو اور سمجھ بھی کام نہ کرے معلوم نہیں کہ کون سی چیز صحیح ہے کون سی غلط ہے ایسی سب چیزوں کے بارے میں رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُنہیں ہدایات دے رکھی تھیں۔

حضرت حذیفہؓ کے بارے میں اِس ارشاد کی حکمت :

اَب جسے ہدایات دی ہوں کسی کو کیا پتا کہ اِس کو دی ہیں ہدایات، بتلائی ہیں اِس کو وہ باتیں جو اِس آدمی کی زندگی میں پیش آنے والی ہیں اور اِس کے بعد بھی آئندہ آنے والے فتنے جو دُنیا میں اُمت کو پیش آنے والے ہیں وہ بھی جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اُن کو بتلائے۔ تو یہ بتانا بھی ضروری تھا کہ یہ آدمی ہے وہ کہ جن کو میں نے بتائی ہیں باتیں میں اِن پر اعتماد کرتا ہوں تم بھی اِن کی بات پر اعتماد کرنا۔

تو حضرتِ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت نازل ہوئی ہے۔ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ بھی اِن سے ہی پوچھا کرتے تھے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تمہیں کیا بتلایا ہے؟ فلاں چیز کے بارے میں فتنوں کے بارے میں اِن حالات کے بارے میں کیا معلومات ہیں تمہاری تو یہ بتلاتے تھے تو وہ اُن پر اعتماد کرتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابنِ مسعودؓ کا مرتبہ :

اِسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ جو بہت بڑے عالم ہیں خلفاء اربعہ کے بعد اُن کا نام اَسماء الرجال کی کتابوں میں آتا ہے پہلے تو لکھتے ہیں صحابۂ کرام میں حضراتِ خلفائے راشدین کے نام کہ یہ سب سے بڑے تھے صحابۂ کرام میں اور اُن کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عشرہ مبشرہ کے باقی جو ہیں دس حضرات اُن کے نام لکھے جائیں لیکن ایسے نہیں کیا گیا بلکہ اُن کے بعد علمی اِعتبار سے سب سے بلند مقام حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے اِن کو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا تو اہلِ کوفہ کو لکھا تھا کہ اٰثَرْتُکُمْ بِعَبْدِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ عبد اللہ بن مسعودؓ کو کوفے بھیج کر میں نے تم لوگوں کو اپنے اُوپر ترجیح دی ہے مجھے چاہیے یہ تھا کہ میں اِن کو اپنے پاس رکھتا لیکن میں نے تمہیں ترجیح دی ہے کیونکہ میرے تو یہ مشیر تھے مگر تمہیں پڑھائیں گے تمہیں علم سکھلائیں گے تو حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق

حضرتِ حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ مَااَقْرَئَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُ وْہُ [1] جو کچھ تمہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھائیں وہ پڑھو۔ تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جن حضرات کو تعلیم دی اور جن کے علم پر یادداشت پر سمجھ پر اعتماد فرمایا اُن میں اِن کا مقام جو ہے بڑا ہے۔

حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ بیشتر ایسے ہے کہ دونوں کی رائے ایک ہوتی تھی معلومات بھی ایک جیسی ہوتی تھیں۔

مسلکِ حنفی کی بنیاد :

مسلکِ حنفی کی بنیاد جو ہے وہ تین حضرات پر بنتی ہے۔ حضرتِ عمر فاروق، حضرتِ عبداللہ بن مسعود اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اِن حضرات پر بنتی ہے پھر دُوسرے نمبر پر اِن حضرات کے ساتھ جو صحابۂ کرام تھے اُن کی دی ہوئی معلومات اُن کی سکھائی ہوئی چیزیں آتی ہیں۔ تیسرے نمبر پر اِن حضرات سے علمی اِستفادہ کرنے والے حضرات ہیں اور یہ سب کے سب اتفاق ایسے ہے کہ کوفہ میں ملتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ تو کوفہ علمی اِعتبار سے بھی بہت بڑا مقام تھا اگرچہ وہاں فتنے بھی رہے ہیں شرارتیں بھی ہوتی رہی ہیں سازشیں بھی ہوتی رہی ہیں لیکن اِس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ علمی اعتبار سے بہت بڑا مقام تھا وہیں امامِ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں اور وہیں یہ امام حفص ہیں عاصم ہیں قراءت قرآنِ پاک کی جو آج دُنیا میں رائج ہے یہ بھی وہی کوفے کے قاری کی قراءت ہے تو اِن حضرات کے بارے میں رائے جو آئی ہے رسول اللہ ﷺ کی اور نقل کرنے والے حضرتِ حذیفہ ابنِ یمان ہیں، اُن میں حضرتِ ابنِ مسعود کے بارے میں وہ یہ نقل فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اِرشاد فرمایا کہ مَااَقْرَئَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُ وْہُ جو تمہیں عبداللہ بن مسعودؓ پڑھائیں وہ پڑھو۔

اَب ایک چیز آتی ہے کہ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی جو ہے سورۃ اِس میں ابنِ مسعودؓ وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰیo وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰیo وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰیo پڑھتے تھے وَمَاخَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰیo نہیں پڑھتے تھے یہ قراءت اُن کی تھی تو اِس میں اِن کے سامنے بھی اختلاف ہوتا ہوگا لیکن ایسے ہوا کہ اِن کے اعلیٰ ترین شاگرد حضرتِ علقمہ اور ایک دو اَور یہ حضرات گئے شام اور یہ دُعاء مانگ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۹

ایسا (صالح) ساتھی دے دے اور ساتھی سے مراد یہ تھی کہ جس کی صحبت سے ہم مستفید ہوسکیں وہ ہمیں عطاء فرما تو اِتنے میں حضرتِ ابودرداءؓ سے ملاقات ہوئی۔ اَب اُنہوں نے گفتگو کے دَوران جب اختلاف ہوئے تو پھر پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ حضرتِ ابنِ مسعودؓ کیسے پڑھتے ہیں وَاللَّيْلِ؟ اِنہوں نے وہ سنایا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى ۝ بس اِس پر بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے یہی تو میں پڑھتا ہوں اور یہ لوگ اور طرح پڑھتے ہیں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۝ اور مجھے بھی کہتے ہیں کہ ایسے پڑھو حَتّٰى كَادُوْا يَسْتَزِلُّوْنِيْ [1] حتی کہ قریب تھا کہ یہ مجھے سارے مل کر پھسلا دیں لیکن مجھے تو یاد ہے کہ میں نے ایسے پڑھا۔ تو ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت سے اُن کی قراءت مل گئی اُنہیں بڑی خوشی ہوئی اِس سے کہ یہ اکیلے کی تو قراءت نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے مختلف لوگوں کو مختلف طرح سے تعلیم دی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا حضرت عمرؓ کا نام بھی لیتے ہیں اور اُس نے جیسے میں نے پڑھا ویسے نہیں اور طرح پڑھا تو یہ کہتے ہیں کہ میں تو فوراً اُسے پکڑنے لگا لیکن میں نے کہا ذرا نماز پوری کر لے۔ تو اُس نے جب سلام پھیر لیا تو کہتے ہیں میں نے تو چادر اُس کے گلے میں ڈال دی اور اُس کو لے آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ اِسے میں نے تو ایسے پڑھتے ہوئے دیکھا اِس نے غلط طرح پڑھا۔ قرآن میں ردّ و بدل کرنے کی تو بالکل گنجائش ہی نہیں صحابی تو اِسے سن ہی نہیں سکتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اِنہیں چھوڑو چھوڑ دیا اِنہوں نے، آپ ﷺ نے فرمایا پڑھو تو پڑھا اِنہوں نے، فرمایا ٹھیک ہے هٰكَذَا أُنْزِلَتْ أَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ پھر حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ سنائیں مجھے پڑھ کے، اُنہوں نے پڑھا تو پھر آپ نے فرمایا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ اور فرمایا اِختلاف نہ کیا کرو یعنی قراءت مختلف ہیں اگر کسی صحابی کو ایسے پڑھتے ہوئے دیکھ لو تو پوچھ لو اُس سے کہ تم نے کس سے سیکھا ہے؟ اگر وہ میرا نام لے کہ میں نے سکھایا ہے اُسے اِس طرح سے (تو وہ بھی ٹھیک ہے اختلاف نہ کرو) أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ سات طرح کی گنجائش ہوتی ہے قرآنِ پاک میں کہ اِس طرح، اِس طرح، اِس طرح اِس کے کلمات پڑھے جاسکتے ہیں۔ حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ تو بالکل ہٹتے ہی نہیں تھے اپنی جگہ سے وہ تو فرماتے تھے کہ میں نے ستر سورتیں تو خود رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے

---

[1] بخاری شریف ص ۵۳۰

سن کر سیکھی ہیں ایک سو چودہ میں سے ستر وہ فرماتے تھے کہ میں نے اُن سے سیکھی ہیں۔ اَب اِتنا بڑا شرف تو اور کسی کو شاید ہی حاصل ہوا ہو کہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھنے کا ایسے موقع ملا ہو اور اِعتماد اُن پر سب نے کیا۔

اصل بڑائی افضلیت ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہے :

حضرت ابنِ مسعودؓ ایک دفعہ کہنے لگے کہ جو صحابۂ کرام اَب موجود ہیں سب جانتے ہیں کہ میں اُن سب میں زیادہ علم والا اور قراءت والا ہوں **لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ** اور خود فرماتے ہیں کہ **لَسْتُ بِاَفْضَلِھِمْ** ان سے افضل میں نہیں ہوں یہ صرف علم کی بات کر رہا ہوں فضیلت کی بات نہیں کر رہا فضیلت تو اللہ جانتا ہے کہ وہ کس کی ہے **لَسْتُ بِاَفْضَلِھِمْ** اور فرماتے تھے اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اور وہاں سفر کر کے پہنچا جا سکتا ہے تو میں ضرور اُس کے پاس جاؤں اور اُس سے سیکھوں۔ تواضع بہت غالب تھی اِس لیے کبھی کبھی ایسے بھی فرمایا۔

فرماتے تھے جو آدمی اِقتداء کرتا ہے وہ ہماری اِقتداء نہ کرے اُن کی اِقتداء کرنی چاہیے اُس کو کہ جو دُنیا سے خیریت سے ایمان کے ساتھ رُخصت ہو گئے کیونکہ اَبھی میں زندہ ہوں مجھے پتا نہیں ہے کہ میں کسی آزمائش میں پڑ جاؤں **فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْہِ الْفِتْنَۃُ** [۲] جب تک اِنسان زندہ ہو تو اُس کے اُوپر یہ بے فکری نہیں کی جا سکتی کہ یہ فتنوں سے محفوظ ہو گیا ہے اِسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی کوئی گمراہی اِس کے پاس سے نہیں گزرے گی یہ نہیں ہو سکتا تواضع اِتنی تھی لیکن علم اِتنا زیادہ تھا اور اِن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایت موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اِن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء..................

---

[۲] مشکوۃ شریف ص ۳۲